(Urdu)

2289

1645/10m

विभाग मंत्रालय
DEPARTMENT MINISTRY

शाखा
BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection

संख्या
No. 2289

दिनांक
Date 2289 — 57 — P

विषय
Subject

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

زخمی لکھنؤ

جابجا پولیس کی تحریر وفیصلے لکھا ہے

عرف

مظلوموں کی آہ

حسب فرمائش

منسارام پبلشر مولف کتاب ہذا تاجر کتب لکھنؤ

باہتمام رام نراین مشتاق مینیجر

ودیا بھنڈار پریس امین الدولہ پارک لکھنؤ

میں چھپا

تعداد ۵۰۰ بار اول قیمت ۲

مظلوم کی آہ

میں وہ لکھنؤ کا شہید ہوں جسے آسماں نے مٹا دیا
مگر آہ تک بھی نہیں نکلی کہ پئے قتل سر کو جھکا دیا

سنہ ۱۹۳۰ء تھی مئی کی کیسی پچیسویں سرِ شام حشر بپا ہوا
جو جلوس نکلا تھا کانگریس کا پولس نے اوسکو ہٹا دیا

گیا ہال روڈ جلوس جب تو پولس نے روکا بصد غضب
متصل حضرت گنج
جو تھا پرچم قید کا ہاتھ میں مس ترا کو وہ دکھا دیا

ہوئیں وہ جو قید فرنگ میں کیا اور عورتوں کو الگ
انھیں کرنے کے لئے منتشر وہیں اور رستہ بتا دیا

انھیں دور دور پہ چھوڑ کر نیا جاری طرزِ ستم کیا
بڑھے ستیہ آگرہی جب انھیں یہ نرالا حکم سنا دیا

رہِ راست پر نہ کوئی اڑے یہی خیر ہے کہ پلٹ پڑے
رہے دیر تک جو یہاں کھڑے تو یہ سمجھو یاں پہ لٹا دیا

کہا تو جوانوں نے لپٹ کر۔ چلو ہم بھی کھیلینگے جان پر
نہ ہٹے گا پیچھے مگر قدم جو بڑھا دیا وہ بڑھا دیا

جو پولیس نے ہٹنے پہ ہٹ کیا۔ انھیں جوش اور بھی آگیا
رہنما کا رکھتے ہیں ہم جنھیں انھیں نذرِ جور بنا دیا

کوئی ہنٹروں سے پٹا کیا۔ کوئی نذرِ نوکِ سناں ہوا

کوئی زیرِ نعلِ فرس رہا جو پلس نے اُن پہ گرا دیا *

نہیں پڑا ہیں ہڈوں کی دسنگیں جو پڑیں جوانوں کے سینوں پر

تھے جو لیٹے خوابِ غلامی میں انھیں روند کرکے جگا دیا

کبھی سو جو زخمی بشر ہوئے کئی سر دار کر تڑپے

انھیں لاٹھیوں سے اٹھا اٹھا کے نو دو گیارہ بنا دیا

نہیں یہ شہیدوں کا خون ہے یہ ہمسر ہا ہو کا ہے کچھ

جو زمیں پہ قطرہ گرا دیا تو ہمسر ہا ہو بنا دیا

ہے کلام شوخ وہ معجزہ نئی روح تن میں جو پھونک دے

ہوا اکھڑ کھڑا وہ مزار میں کسی مردہ کو جو سنا دیا

ملک کی حالت

(از شیخ دہلوی)

غضب ہے کیسے سگروں کے ہر ایک پالے پڑے ہوئے ہیں

ہیں ہوت فاقے پہ فاقے جینے کے اپنے لالے پڑے ہوئے ہیں

بیاں ہو دردِ نہاں تو کیونکر ہے آہ و زاری خلاف قانون

یہ اور طرفہ ستم ہے کہ منہ زباں پہ تالے پڑے ہوئے ہیں

لٹے یہ کالے ہیں ان کے آگے چراغ گوروں کا کیا جلیگا

اثر سے آہ شرر فشاں کے منہ انکے کالے پڑے ہوئے ہیں

* سنا ہے پہلے تو صوبے بھی بخش دیتے تھے ۔ یہ آزمی لانڈھی کا تب اے اصطبل انھیں بنا دیا +

ہمارے مرنے کے بعد ساقی یہ حال اس میکدے کا ہوگا
کہیں پہ بوتل پڑی ہے ٹوٹی - کہیں پہ پیالے پڑے ہوئے ہیں

ستا زیادہ نہ ہم کو ظالم کہ رہرو جادۂ فنا ہیں
دل اپنے تھامے پڑے ہوئے ہیں جگر سنبھالے پڑے ہوئے ہیں

برنگ فوارہ خوں اچھل کر ہیں شہیدوں کا جا کے پہنچا
جو گلشن قوم میں یہ دیکھا کہ خشک تھالے پڑے ہوئے ہیں

ہماری سڑکوں پہ بچھ رہے ہیں کہیں پہ کنکر کہیں پہ پتھر
قدم قدم پہ گلی میں اٹلی - روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں

رہ وطن میں جو مر چکے ہیں - امر وہ اے شیخ ہو چکے ہیں
صفت میں ان کی بہت کتابوں کے صفحے کالے پڑے ہوئے ہیں

ایک ستیہ آگرہی کا ولولہ انگیز گیت

ہوش اپنے اب سنبھالو ہندوستان والو
بگڑی ہوئی بنا لو ہندوستان والو
حرف غلط کی صورت دنیا سے مٹ رہے ہو
نام اپنا اب اچھالو ہندوستان والو
کرتے گر غلامی قانون سے بھی نہ مرتے
سر سے بلا یہ ٹالو ہندوستان والو

خود کھو کے دستکاری کیسی اٹھائی خواری ہے
کچھ سوچو۔ دیکھو بھالو ہندوستان والو
سب قومیں جاگ اٹھیں۔ تم ہو کہ سو رہے ہو
جاگی تے نونہالو ہندوستان والو
گاندھی نے قومی جھنڈا اب دیدیا ہے تم کو
اونچا کرو سنبھالو ہندوستان والو
کیوں شوخ اس چمن میں چننے کو پھول آیا
گلچیں کو اب نکالو ہندوستان والو

گاندھی کا احسان

آزادی کا ڈنکا عالم میں بجوا دیا گاندھی بابا نے
سوراجیہ کا جھنڈا بھارت میں لہرا دیا گاندھی بابا نے
میل مسلمان ہندو میں کروا دیا گاندھی بابا نے
پریم کا رنگ ان آنکھوں سے دکھلا دیا گاندھی بابا نے
ظالموں سے مظلوموں کو لڑوا دیا گاندھی بابا نے
گوٹل کو شیر دل سے بھی جتوا دیا گاندھی بابا نے
بھارت باسی مل جل کر اب بھی جو کر سکتے ہیں
نمک کا قانون توڑ کے یہ دکھلا دیا گاندھی بابا نے

کیا کہنا کھدر چرخے کو یہ توپ سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے
منچسٹر سوٹ کے گولوں سے اڑوا دیا گاندھی بابا نے

نشہ میں غفلت کے کیوں اب بدمست رہینگے اہل وطن
جڑ سے پیڑ ہی تاڑا کا کٹوا دیا گاندھی بابا نے

اب کشت تمنا بھارت کی سرسبز رہیگی تا محشر
آنکھوں سے اک امرت جل برسا دیا گاندھی بابا نے

بیمار وطن سچے دل سے کیونکر نہ مسیح ملک کہیں
ہم مردوں کو زندہ کرکے دکھلا دیا گاندھی بابا نے

ست خدمت کوئی پاس آنے دو دیس تے پربس چلے چلو
آگے چل کر یہ تم کو بتلا دیا گاندھی بابا نے

مژدہ ہو ننگے بھوکوں کو سوراجیہ کوئی اب دور نہیں
بھارت میں چرخہ گھر گھر چلوا دیا گاندھی بابا نے

دکھ سب بھارت ماتا کے اب جلد ہی مٹنے والے ہیں
رستہ شوخ آزادی کا بتلا دیا گاندھی بابا نے

کرو پرچار کھدر کا کرو پرچار کھدر کا

مست دشمن بنا ہے شیخ ناہنجار کھدر کا
کسی کے روکے اب رکتا نہیں پرچار کھدر کا

کیا گاندھی جب سے وصف سب اظہار کھدر کا
لگا ہے ہر دکاں پر آج کل اک انبار کھدر کا

نصیب ہند میں کیونکر نہ ہو بیدار کھدر کا
جو موتی لال ہے گاندھوں پہ ہو بیوپار کھدر کا

خدا معلوم کیا جادو بھرا ہے اس کے تاروں میں
کہ دیوانہ ہوا ہر کافر و دیندار کھدر کا

لحد سے اب شہیدوں کے یہی آواز آتی ہے
کرو پرچار کھدر کا۔ کرو پرچار کھدر کا

زمیں میں گڑ گئے خود شرم سے بدخواہ کٹ کٹ کر
نکالا گاندھی بابا نے عجب ہتھیار کھدر کا

قیامت تک ودیشی کپڑے اب ہرگز نہ پہنیں گے
جو کرنا کر چکے ہیں زیب تن اک بار کھدر کا

پٹیل اور مالوی دونوں سپر میدان نکلے ہیں
کرینگے ملک میں گھر گھر وہ اب پرچار کھدر کا

نہیں اب مولوی و مالوی میں فرق کچھ باقی
کہ کرتا ہے انھیں ہم رشتہ ہر اک تار کھدر کا

صباحت ملتی ہے اس میں بہت رخسار جاناں کی
سنا ہے لیتے ہیں اے شوخ عاشق پیار کھدر کا

بھارت ماتا بندنا

ہند کی ماتا تجھے سو بار بندے ماترم
بیڑا کر ہم بیکسوں کا پار بندے ماترم

دشمنوں کے سامنے ہے ہم نہتوں کے لئے
ڈھال بندے ماترم۔ تلوار بندے ماترم

دیکھنا اک دن وہ کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے
ہے کھٹکتا جن کو مثل خار بندے ماترم

لے مزے چپکے ہوئے ہو کام دشمن کا تمام
ہے یہ وہ بے دھار کا ہتھیار بندے ماترم

جو سنے اسکی صدا وہ ملک کا عاشق بنے
کون کہتا ہے کہ ہے بیکار بندے ماترم

ایک دن دیکھتے ہوئے یار ہیں آئیں نظر
یار بندے ماترم اغیار بندے ماترم

بن گیا ہے شوخ صاحب کا اک تکیہ کلام
کہتے ہیں ہر بات میں سو بار بندے ماترم

[illegible] لکھنوی [illegible]